اسلام میں گانا سننا اور بجانا
دونوں ممنوع ہے

[illegible]

الجواب بعون الوھاب

واضح رہے کہ بہت سی آیات اور احادیث سے گانا گانے کی اور سننے کی حرمت ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن
سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم
عذاب مھین (الآیۃ)

(ترجمہ) اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کی خریدار بنتا ہے
جو کہ غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے
بے سمجھے بوجھے لوگوں کو گمراہ کرے اور اسکی ہنسی
اڑادے ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے

تفسیروں میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت گانے کے متعلق اتری ہے
چنانچہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

عن ابی الصھباء البکری انہ سمع عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ وھو یسأل عن ھذہ الآیۃ (ومن
الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ)

(جاری ہے)

فقال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الغناء واللہ الذی لا الٰہ الا ھو یرددھا ثلاث مرات..... وکذا قال ابن عباس وجابر رضی اللہ عنہم وعکرمۃ وسعید بن جبیر ومجاھد ومکحول وعمرو بن شعیب وعلی بن جزیمۃ رحمہم اللہ ...وقال الحسن البصری رحمہ اللہ نزلت ھذہ الآیۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم) فی الغناء والمزامیر۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۷۲

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ قسم اٹھاکر فرمایا کہ "لھو الحدیث" سے مراد گانا بجانا ہے.... حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور حضرت عکرمہ سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور علی بن جزیمہ رحمہم اللہ سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اتری ہے۔

اور صاحب روح المعانی اس آیت کی تفسیر میں "لھو الحدیث" کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

و"لھو الحدیث" علی ما روی عن الحسن کل ما شغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغناء ونحوھا...... وأخرج ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی الصھباء قال سألت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن قولہ تعالٰی (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث) قال ھو واللہ الغناء وبہ فسر کثیر

(جاری ہے)

١٤٨٦

والأحسن تفسيره بما يعم كل ذلك كما ذكرناه عن الحسن، وهو الذي يقتضيه ما أخرجه البخاري في الأدب المفرد وابن ابي الدنيا وابن جرير وابن حاتم وابن مردويه والبيهقي في سننه عن ابن عباس أنه قال: (لهو الحديث) هو الغناء وأشباهه

روح المعاني ٢١/٦٧

اس عبارت کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ اس آیت کے اندر "لهو الحديث" سے مراد گانا بجانا وغیرہ ہے

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واستفزز من استطعت منهم بصوتك (الآیۃ)

(ترجمہ) اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وقوله تعالى (واستفزز من استطعت منهم بصوتك) قيل هو الغناء قال مجاهد رحمه الله باللهو والغناء اي استخفهم بذلك وقال ابن عباس رضي الله عنه في قوله (واستفزز من استطعت منهم بصوتك) قال كل داع دعا الى معصية الله عز وجل وقال قتادة رحمه الله واختاره ابن جرير۔ تفسير ابن كثير ٣/٥٠

اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ "اے ابلیس) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے یہی قول حضرت قتادہ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ومن المعلوم ان الغناء من اعظم الدواعي الى معصية ولهذا فسر

(جاری ہے)

صوت الشیطان بہا۔ اغاثۃ اللھفان ۱/۲۵۵

اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے اسی وجہ سے شیطان کی آواز کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والذین لایشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما (الآیۃ)

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مجلسوں کے پاس سے ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

علامہ ابن جریر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

فاولی الاقوال بالصواب فی تأویلہ ان یقال الذین لایشھدون الزور شیئا من الباطل لا شرکا ولا غناء ولا کذبا ولا غیرہ وکل ما لزمہ اسم الزور

تفسیر ابن جریر ۱۹/۲۹

(ترجمہ) سب سے صحیح قول اسکی تأویل میں یہ ہے کہ یوں کہا جائے۔ وہ رحمٰن کے بندے کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں اور نہ اس کے علاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر "زور" کا اطلاق ہوتا ہے۔

اور امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ الزور الغناء .... احکام القرآن للجصاص ۳/۳۴۷

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زور کے معنی ہیں "گانا بجانا"

صاحب معالم التنزیل فرماتے ہیں

وقال محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ لایشھدون اللغو والغناء۔

معالم التنزیل ۲/۲۵۱

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون ولا تبکون وانتم سامدون (الآیات)

کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور

(جاری ہے)

۱۴۸۸

ہوتے نہیں ہوں اور تم تکبر کرتے ہوں۔

صاحب روح المعانی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے "سامدون" کے ذیل میں فرماتے ہیں

وقال ابو عبیدة: السمود الغناء بلغة حمیر یقولون: یا جاریة اسمدی ای غنی لنا وسامدی نحوه عن عکرمة وأخرج عبدالرزاق والبزار وابن جریر والبیهقی فی سننه وجماعة عن ابن عباس أنه قال: هو الغناء بالیمانیة

روح المعانی ۷۲/۲۷

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے معنی ہیں گانا

صاحب روح المعانی گانے بجانے کی مذمت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وأخرجا أیضا عن الشعبی قال: عن القاسم بن محمد أنه سئل عن الغناء فقال للسائل أنهاک عنه وأکرهه لک فقال السائل أحرام هو؟ قال انظر یا أخی اذا میز الله تعالی الحق من الباطل فی ایهما یجعل سبحانه الغناء، وأخرجا عنه أیضا أنه قال "لعن الله المغنی والمغنی له..... وأخرج ابن ابی الدنیا وابن مردویه عن ابی امامة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ما رفع احد صوته بغناء الا بعث الله تعالی الیه شیطانین یجلسان علی منکبیه یضربان باعقابهما علی صدره حتی یمسک" وأخرج ابن ابی الدنیا والبیهقی عن ابی عثمان اللیثی قال: قال یزید بن الولید الناقص: یا بنی أمیة ایاکم والغناء فانه ینقص الحیاء ویزید فی الشهوة ویهدم المروءة وانه لینوب عن الخمر ویفعل ما یفعل المسکر..... وقال الضحاک: الغناء منفدة للمال مسخطة للرب مفسدة للقلب.

روح المعانی ۶۸/۲۱

(ترجمہ) قاسم بن محمد سے گانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں آپکو اس سے روکتا ہوں اور آپ کیلئے اسکو برا سمجھتا ہوں تو سائل نے کہا کہ کیا وہ حرام ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھائی دیکھ جب اللہ تعالی نے حق کو باطل سے ممتاز کر دیا تو ان میں سے گانے کو کس کے اندر رکھا۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالی لعنت بھیجتے ہیں گانے

(جاری ہے)

والے اور سننے والے پر..... اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی گانے کے ساتھ اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسکی طرف دو شیطان بھیجتے ہیں دونوں اسکے کاندھوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنی ایڑھیوں کو اسکے سینہ پر مارتے ہیں یہاں تک کہ رک جائے۔ اور یزید بن الولید الناقص نے فرمایا کہ اے بنو امیہ تم گانے سے بچو اسلئے کہ وہ حیاء کو کم کرتا ہے اور شہوت میں زیادتی کرتا ہے اور مروت کو ختم کرتا ہے اور بے شک وہ شراب کے قائم مقام ہے اور گانے والا وہ کچھ کرتا ہے جو نشے والا آدمی کرتا ہے اور ضحاک نے فرمایا کہ گانا بجانا مال کو ختم کرنیوالا ہے رب کو ناراض کرنیوالا ہے دل کو فاسد کرنیوالا ہے۔

اور آگے صاحب روح المعانی نے فرمایا۔

ونقل التحريم عن جمع من الحنابلة على ما حكاه شارح المقنع وغيره وذكر شيخ الاسلام ابن تيمية فى كتاب البلغة أن اكثر اصحابهم على التحريم وعن عبدالله بن الامام احمد انه قال سألت ابي عن الغناء. فقال ينبت النفاق فى القلب لا يعجبنى ثم ذكر قول مالك انما يفعله عندنا الفساق، وقال المحاسبي فى رسالة الانشاء الغناء حرام كالميتة ونقل الطرطوسي أيضا عن كتاب أدب القضاء أن الامام الشافعي رضي الله عنه قال ان الغناء لهو مكروه يشبه الباطل والمحال من استكثر منه فهو سفيه ترد شهادته وفيه انه صرح اصحابه العارفون بمذهبه بتحريمه ..... وذكر بعض تلامذة البغوى فى كتابه الذى سماه التقريب أن الغناء حرام فعله وسماعه

روح المعانی ٢١/٦٩

(ترجمہ) اور حنابلہ کی ایک جماعت سے گانے بجانے کی حرمت منقول ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب "البلغہ" میں ذکر کیا ہے کہ انکے اکثر اصحاب اسکی حرمت کے قائل ہیں۔ اور عبداللہ امام احمد سے روایت ہے انہوں

(جاری ہے)

ے

نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے گانے بجانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ دل میں نفاق کو اگاتا ہے پھر امام مالک رحمہ اللہ کے قول کو ذکر کیا کہ یہ کام یعنی گانے بجانے کا ہمارے ہاں فاسق لوگ کرتے ہیں اور محاسبی نے رسالۃ الانشاء میں فرمایا کہ گانا بجانا ایسا حرام ہے جیسا کہ مردار اور طرطوسی سے بھی منقول ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گانا بجانا ایسا مکروہ ہے کہ باطل کے مشابہ ہے اور جو شخص گانا بجانے کو زیادہ کرے وہ بیوقوف ہے اسکی شہادت مردود ہے اور اس میں ہے کہ انکے اکثر اصحاب نے انکا مذہب حرمت کا ذکر کیا..... اور امام بغوی کے بعض تلامذہ نے ذکر کیا کہ گانا بجانے کا کام اور سننا حرام ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے۔

الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل الخ

در منثور ۱۵۹/۵

(ترجمہ) کہ گانا بجانا دل میں نفاق کو ایسا پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی سبزہ اگاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

من قعد الى قينة يستمع منها صب الله في اذنيه الآنك يوم القيامة الخ

کنز العمال ۲۲۰/۱۵

(ترجمہ) جو شخص کسی گانے والی عورت کی طرف کان لگائے قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

من استمع الى صوت غناء لم يؤذن له أن يستمع الروحانيين في الجنة قيل وما الروحانيون؟ قال: قراء اهل الجنة. کنز العمال ۲۲۰/۱۵

(ترجمہ) جو شخص گانے کی آواز کی طرف کان لگائے تو اسکو اجازت نہیں دی جائیگی کہ وہ جنت میں روحانیین کو سنے تو پوچھا گیا کہ روحانیوں کون ہیں فرمایا کہ اہل جنت کے قاری۔

(جاری ہے)

اسکے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث سے گانا سننے اور گانے کی حرمت ثابت ہے
اور فقہاء نے تو ایسے لوگوں کی شہادت کو بھی رد کیا ہے۔

چنانچہ البحر الرائق میں ہے۔

(قوله أو يغني للناس) لأنه يجمع الناس على ارتكاب كبيرة كذا في الهداية فظاهره ان الغناء كبيرة وان لم يكن للناس بل لاسماع نفسه دفعا للوحشة وهو قول شيخ الاسلام رحمه الله تعالى بعموم المنع۔ البحر الرائق ۷/۸۸

اور فتاوی عالمگیری میں ہے۔

ولا تقبل شهادة من يغني للناس ويسمعهم

فتاوی عالمگیری ۳/۴۶۷

اور فتاوی شامی میں ہے۔

(ومن يغني للناس) لأنه يجمعهم على كبيرة هداية وغيرها..... اعلم ان التغني لاسماع الغير وايناسه حرام عند العامة. فتاوی شامی ۵/۴۸۲

مذکورہ بالا قرآن مجید کی آیات اور انکی تفاسیر اور احادیث اور کتب فقہ کی عبارات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اسلام کے اندر گانا سننا اور گانا دونوں حرام ہیں۔ باقی مذکورہ شخص کا یہ کہنا کہ گانا گانا حرام نہیں ہے بالکل غلط ہے۔ اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے لہذا مذکورہ شخص کو فورا اپنی بات پر ندامت اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرکے اپنے آپ کو دنیا اور آخرت کی ناکامی سے بچائے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ

عبدالعزیز
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
بجامعة العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی ۵

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید دین پوری

۱۴۲۳/۳/۱۷ھ ۔ ۲۰۰۲/۵/۳۰ء